پانچ مسائل

نُور بشر | علمِ غیب | حاضر ناظر

مختارِ کُل | اِستعانت

تالیف

حضرۃ مولانا مفتی احمد مُمتاز صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ

تلمیذ رشید
حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی

موبائل: 0333-2226051

حق پاسبان

لَنَکُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِینَ .[الاعراف : ۲۳]

ترجمہ: اے ہمارے پالنے والے ہم نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ،اگر آپ نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور ہمیں نظر عطوفت سے نہ دیکھا تو یقیناً ہم خسارے میں جا پڑیں گے۔

فائدہ : جب آدم علیہ السلام نے بوقت غم رب کو پکارا تو اولاد کو بھی چاہیے کہ وہ بوقت مصیبت اپنے باپ کی طرح صرف اور صرف اپنے رب کو پکارے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا

هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَب لِی مِن لَدُنکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً [آل عمران : ۳۸]

ترجمہ: اس وقت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا،عرض کیا اے میرے رب مجھے عطا کر اپنی طرف سے پاک اولاد۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی مصیبت میں رب العٰلمین کو پکارا تھا

وَأَیُّوبَ إِذ نَادٰی رَبَّهُ أَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرحَمُ الرَّاحِمِینَ فَاستَجَبنَا لَهُ فَکَشَفنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ [الانبیاء : ۸۳]

ترجمہ : اور حضرت ایوب علیہ السلام نے جب اپنے مالک کو پکارا اور کہا کہ مجھے تکلیف پہنچ چکی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے، پس ہم نے انکی پکار اور دعا کو قبول کیا، پس ہم نے ان کی تکلیف رفع کر دی۔

مسئلہ مختارِ کل

اہل سنت والجماعۃ مختار کل قادر مطلق اور چیزوں کو حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔

یار لوگ تحلیل وتحریم انبیاء کرام اور ائمہ اور گدی نشینوں کے سپرد کرتے ہیں۔اہل بدعت کہتے ہیں کہ دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور اکرم ﷺ کے اختیار میں ہیں۔

ایک شاعر کہتا ہے۔

وہی جو مستویٰ عرش تھا خدا ہو کر اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہوکر

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے　　　جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمد سے

بلکہ اس سے بڑھ کر اولیاء کرام کو مختار کل سمجھ کر ان کے لیے "کن فیکون" کے اختیارات ثابت کرتے ہیں۔ ہم اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کچھ دلائل ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آسمان وزمین اور تمام اشیاء کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہی جس طرح چاہیں گے ان میں تصرف کے مختار ہیں اور اپنے تصرف اور افعال میں کسی کے محتاج نہیں۔

تمام خزانوں کا مالک ومتصرف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے

أَلَم تَعلَم أَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلکُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ وَمَا لَکُم مِن دُونِ اللَّہِ مِن وَلِیٍّ وَلَا نَصِیرٍ.[البقرة : ۱۰۷]

ترجمہ: کیا تونہیں جانتا بلاشبہہ خدا تعالیٰ کے لئے ہے ملک واختیار آسمانوں اور زمینوں کا اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کارساز اور مددگار نہیں۔

تصرفات کے اختیار میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ المُلکِ تُؤتِی المُلکَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ المُلکَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِیَدِکَ الخَیرُ إِنَّکَ عَلَی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ.[آل عمران : ۲۶]

ترجمہ: کہہ دیجیے (اے حبیب ﷺ) اے اللہ تو مالک الملک ہے، قادر مختار ہے، جسے چاہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے، جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے، تیرے ہاتھ میں خیر ہے بلاشبہہ تو ہر چیز پر قادر ومختار ہے۔

رسولِ مقبول ﷺ کا اعلان کہ میں نفع نقصان کا مالک نہیں

قُل إِنَّمَا أَدعُو رَبِّی وَلَا أُشرِکُ بِہٖ أَحَدًا قُل إِنِّی لَا أَملِکُ لَکُم ضَرًّا وَلَا رَشَدًا.[الجن : ۲۰، ۲۱]

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ میں تو صرف اپنے پالنے والے کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (اور یہ بھی) کہہ دیجیے کہ میں تمہارے نفع نقصان کا مالک ومختار نہیں ہوں۔

فائدہ : جب سرورِ کائنات ﷺ کو کسی کے نفع نقصان کا اختیار نہیں تو پیران پیر صاحب اور

دوسرے بزرگوں کو کیونکر ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطاء فرمائے۔

بیٹا بیٹی دینے والا کون ہے؟

لِلّٰہِ مُلکُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ یَخلُقُ مَا یَشَاءُ یَھَبُ لِمَن یَشَاءُ إِنَاثًا وَیَھَبُ لِمَن یَشَاءُ الذُّکُورَ أَو یُزَوِّجُھُم ذُکرَانًا وَإِنَاثًا وَیَجعَلُ مَن یَشَاءُ عَقِیمًا إِنَّهُ عَلِیمٌ قَدِیرٌ .

[الشوریٰ: ۴۹]

ترجمہ: اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمان وزمین کی، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے، بے شک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔

فائدہ : اس آیت میں ناظرین کرام کے لئے انتہائی عبرت کا سامان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی فیصلہ فرمادیا کہ بیٹا بیٹی دینا اللہ کا کام ہے اس کا اختیار اللہ تعالیٰ نے کسی اور کو نہیں دیا جس عورت کو اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد دینا چاہیں کسی کی طاقت اور قدرت نہیں کہ اس سلسلہ کو بند کر دے یا تبدیل کر دے اور جس کو اللہ تعالیٰ لڑکیاں دینا چاہیں کسی کی قدرت نہیں کہ وہ اس کو بند کر کے لڑکے دینا شروع کر دے اور جس پر دونوں قسم کی اولاد اللہ تعالیٰ بند کر کے عقیم اور بانجھ بنادے، دنیا کی کوئی طاقت اس کو صاحب اولاد نہیں بنا سکتی ہے خدارا اب تو درگاہوں پر جانا چھوڑ کر ایک مختار کل سے اولاد کی نعمت طلب کرو۔

مخلوق بے بس ہے

یَا أَیُّھَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاستَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِینَ تَدعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ لَن یَخلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجتَمَعُوا لَهُ وَإِن یَسلُبھُمُ الذُّبَابُ شَیئًا لَا یَستَنقِذُوهُ مِنهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالمَطلُوبُ. [الحج : ۷۳]

ترجمہ: اے لوگو! ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو، اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے گو سب کے سب بھی (کیوں نہ) جمع ہو جائیں اور (پیدا کرنا تو بڑی بات ہے وہ ایسے عاجز ہیں کہ) اگر ان سے مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو اس کو (تو) اس سے چھڑا (ہی) نہیں سکتے، ایسا عابد بھی لچر ایسا معبود بھی لچر۔

فائدہ : اس آیت نے تو فیصلہ ہی کر دیا کہ اختیارات سب کے سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، دوسروں کو تو اتنا اختیار بھی نہیں کہ مکھی جیسی ناقص مخلوق کو پیدا کر دیں، اور پیدا کرنا تو درکنار مکھی کی چھینی ہوئی چیز بھی اس سے واپس نہیں کرا سکتے ، جو اتنے معمولی کام کی قدرت نہیں رکھتے وہ مختار کل کیسے بن سکتے ہیں اور ہمارے بڑے بڑے کام کیسے کر سکیں گے؟ فوا اسفا

ارشاداتِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب

بشریتِ رسول ﷺ

اعلیٰ حضرت سب انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو جنس بشر ہی میں سے سمجھتے تھے، آپ لکھتے ہیں :

''اجماع اہل السنۃ ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں جو دوسرے کو معصوم جانے اہل سنت سے خارج ہے'' (دوام العیش ۲۷، مطبوعہ بریلی شریف)

فائدہ : کیا اس میں تصریح نہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام بشر ہیں اور ایسے بشر ہیں کہ گناہ ان سے صادر نہیں ہوتا۔

علم غیب

اعلیٰ حضرت رسول اکرم ﷺ کے لئے علم محیط اور علم غیب عطائی کلی کے قائل نہ تھے، آپ رقمطراز ہیں : ''ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطاء الٰہی سے بھی بعض علم ہی مانتے ہیں نہ کہ جمیع، اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی منسوب کرے مفتری کذاب اور اللہ کے ہاں اس کا حساب'' (خالص الاعتقاد ۲۳ مطبوعہ بریلی شریف)

فائدہ : اس میں آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب برحق ﷺ میں علم کی برابری کا صاف انکار کیا ہے، اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ذاتی طور پر غیب جاننے والا نہیں بنایا تھا بلکہ جب ضرورت ہوتی اللہ تعالیٰ آپ کو غیب پر مطلع فرما دیتے ، خود غیب جان لینے کی صفت آپ کو نہ دی گئی تھی کہ جب چاہیں جسے چاہیں اس صفت سے جان لیں بخلاف دیکھنے اور سننے کی صفت کہ یہ ہر انسان کو دی گئی ہے کہ جب چاہیں جسے چاہیں دیکھ سُن سکتے ہیں۔

اس میں اس کی بھی تصریح ہے کہ عطاء الٰہی سے بھی بعض کے قائل ہیں، کلی علم غیب کے قائل نہیں۔